رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۹

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا	جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مہ سے اندھیرا	دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی	فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور ملک پنجاب سے شائع ہوتا ہے

فاروق

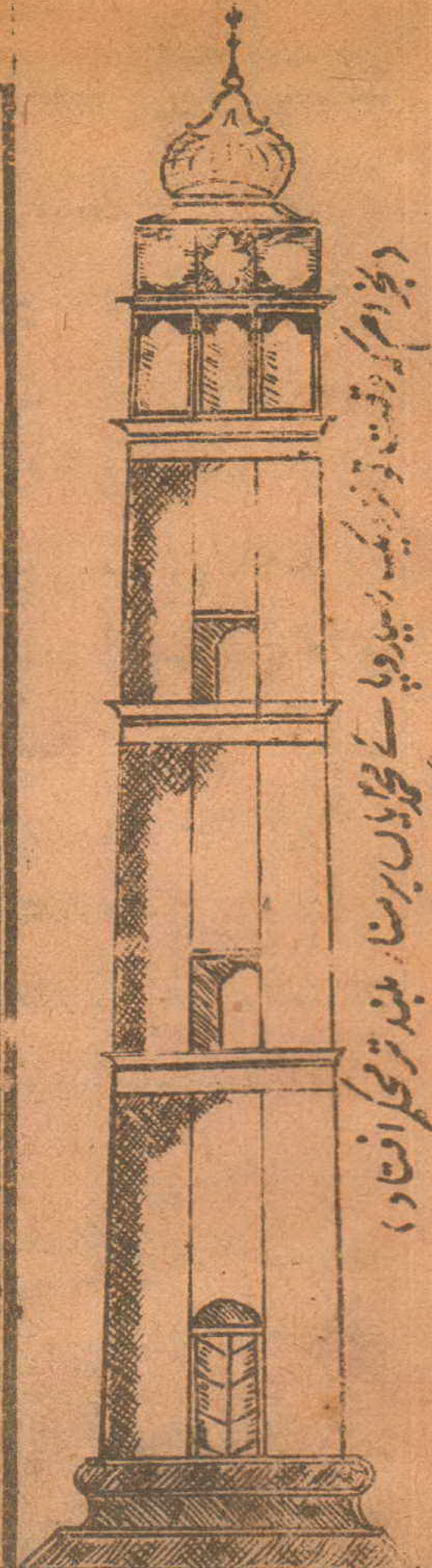

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۲۰-۲۱-۲۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۹ جولائی ۵-۱۲- اگست ۱۹۲۰ء ۱۲-۱۹-۲۶ ذیقعد ۱۳۳۸ھ | جلد ۵

سلسلہ کی خبریں

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ڈلہوزی ضلع کانگڑہ میں بغرض تبدیل آب وہوا تشریف رکھتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ حضور بطرح بخیریت تمام رونق افروز دار الامان ہوں۔ آمین

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سلمہ الرحمٰن کے مشکوئے معلیٰ میں جو تیسرا فرزند پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو والدین کیلئے قرۃ العین اور خدمت اسلام کیلئے ثانی اثنین بنائے۔ اور عمر خضر عطا فرمائے

فاروق - ۲۹ر جولائی کا حسب اعلان سابقہ پرچہ رخصت ہوجانے کاتب کے نہیں شائع ہوا اور ۵ و ۱۲ اگست کا یہ پرچہ بمشکل تمام نکالا گیا ہے جس مطبع میں اخبار چھپتا ہے اسکا انتظام ہمارے نقطۂ خراب ہے اور کارکنان مطبع باوجود ذمہ داری کے فاروق کو وقت پر طبع نہیں کرتے۔ اسمیں ایڈیٹر کا کوئی قصور نہیں ہے اسپر مفصل انشاء اللہ آئیندہ لکھا جائیگا۔ ناظرین فاروق اگر ایک پریسمین تلاش کرکے اطلاع دیں تو فاروق کا اپنا مطبع جو بوجہ نہ ملنے پریس مین کے بند پڑا ہے جاری ہو جائے تنخواہ معقول دیجائیگی۔ میرٹھ - لدھانہ - دہلی وغیرہ اطراف سے پریس مین مل سکتے ہیں۔

فاروقی خضاب

یہ خضاب نو ایجاد جسکا نشان (منارۃ المسیح) ٹریڈ مارک ہے بالوں کو سیاہ کرنیمیں لاثانی ہے اسکو لگا کر باندھنے وغیرہ کی کوئی وقت نہیں چند منٹو نمیں بال سیاہ ہوکر مثل ریشم کے ہو جاتے ہیں کسی قسم کی سوزش یا تکلیف مثل بعض دیگر خضابوں کے اسکے لگانے سے نہیں ہوتی۔ عورتوں اور مردوں کو یکساں مفید ہے۔ ایک لمبے تجربہ کے بعد ہم یہ کہنے کے قابل ہوگئے ہیں کہ ہمارا خضاب عمدگی اور ارزانی میں موجودہ تمام خضابوں سے بڑھکر ہے ایکبار تھوڑے سے پیسے خرچ کرکے اسکو منگا کر آزمایئے۔ اگر واقعی اچھا ہو تو ہمیشہ لگایئے۔ ورنہ پھر کبھی اسکے نزدیک نہ جایئے۔ یا تو چند پیسے ہمیشہ ایک مرتبہ آپ سے ٹھگ لئے۔ یا انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے آپ ہمارے خریدار ہوگئے۔ آزمائش شرط ہے۔ یہ کاٹھ کی ہانڈی نہیں جو ایکدفعہ چولہے پر رکھتے جل جاوے۔ قیمت ایک شیشی ایک ولنسو معہ برش ۱۲ر تین شیشی ایک برش عا چھ شیشی ایک برش ۱۲ روپے محصولڈاک معہ پیکنگ خرچہ ایک شیشی ۱۴ر تین شیشی ۱۴ر چھ شیشی ۱۴ر

عمر اینڈ برادر دار الفضل سٹریٹ فاروق منزل قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوائی خانہ احمدی

یہ دوائی خانہ ۱۳ سال سے جاری ہے اسمیں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب کے ہی نسخہ تجربہ شدہ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو اپنی خوبی آپ ہی بتاتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے ہر قسم کی بیماری کا علاج بڑی کوشش محنت سے کیا جاتا ہے مرد عورت بچہ بڈہا وغیرہ وغیرہ کی ہر قسم کی دوائی برائے فروخت موجود ہے دمہ کہانسی۔ سل۔ دق۔ بخار۔ ہر قسم ملیریا تیجا چوتہا روزانہ اسہال پیچش بواسیر ہر قسم ناسور پہوڑا لوت۔ داد۔ مثانہ کی کل بیماریاں درد گردہ اٹھرا۔ توں کا سوکہہ سان بچوں کا جو سوکہ سوکہہ کر کانٹا کیطرح ہو کر مرجاتے اور والدین کو غم میں ڈال جاتے ہیں۔ کشتہ جات ہر قسم جن سے فایدے بذریعہ خط و کتابت کے دریافت کئے جا سکتے ہیں۔ اگر کسی دوست نے خود کشتہ یا نسخہ بنانا ہو تو ہم بتا سکتے ہیں۔ ہم کو نسخہ بتانے میں کوئی بخل نہیں۔

مقوی دماغ کی مجرب گولیاں ۵۰ عدد قیمت
روحانی تیل مقوی و ملطف سر کو جکڑ لینے ہیکو قیمت ۱ تولہ
جگر ورلی رس۔ سودر و بخار ہر قسم کیلئے قیمت ۱ تولہ
بخار تیجا چوتہا کیلئے قیمت ۱ تولہ
درد گردہ کے لئے مجرب گولیاں ۲۰ عدد قیمت
سوکہہ سان بچہ کی مجرب گولیاں ۱۲ عدد قیمت
قوت کی مجرب گولیاں ۳۵ عدد قیمت
کشتہ پارہ ایک تولہ

باقی دوائی ہر قسم کی بیماری کی تشریح آنے پر تیار کر کے روانہ کر دی جاتی ہے۔ محصولڈاک ذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ صاف ہو۔

پتہ۔

حکیم رحمت اللہ احمدی بگا کلاں ضلع امرتسر

زمانہ حال میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق ایک مجذوب فقیر کی زبانی

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق زاد عنایتہ
بدیہ اسلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ ہمارے گاؤں سے جانب جنوب سات کوس کے فاصلہ پر ایک موضع بانٹھ برلب دریائے راوی واقعہ ہے۔ وہاں ایک مجذوب فقیر عرصہ سے مقیم ہے آج عرصہ بیس۲۰ یوم کا ہوا ہے۔ کہ ہمارا ایک بہائی احمدی معہ ایک اسکے ساتھ غیر احمدی تہا دونو کا گذر اس رستہ سے ہوا۔ جس پر وہ فقیر بیٹہا ہوا ہے۔ چنانچہ ہمارے احمدی بہائی نے اس سے السلام علیکم کہا۔ جواب میں اس نے وعلیکم السلام کہا اس جواب کو سنکر ہمارے احمدی بہائی نے سمجہا۔ کہ آج تو فقیر صاحب بات چیت کرتے ہیں۔ کچہ اور دریافت کر لیویں تب اس نے عرض کی۔ کہ حضرت صاحب میرے حق میں دعا فرماویں۔ چنانچہ فقیر صاحب نے استقامت کی دعا فرمائی۔ بعد میں پھر عرض کی۔ کہ حضرت صاحب۔ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول آسمان سے ہونیوالا ہے۔ کیا وہ سچ ہوگا۔ اور اگر ہوگا۔ تو کب ہوگا۔ فقیر صاحب نے فرمایا۔ کہ بہائی وہ عیسیٰؑ تو فوت ہو چکا ہے وہ اب ہرگز نہیں آسکتا۔ پھر ہمارے بہائی نے عرض کی۔ کہ یا حضرت ایک شخص مرزا غلام احمدؑ صاحب نے قادیان ضلع گورداسپور میں دعوے مسیحیت اور مہدویت اور مجددیت کا کیا ہوا ہے۔ کیا وہ اپنے دعوے میں راستی پر ہے۔ فقیر صاحب نے فرمایا۔ کہ وہ بالکل راستی پر ہے۔ اور اسکی بیعت ہر خاص و عام کو ضرور کرنی چاہئے۔ اسکے بعد دونوں رخصت ہو کر چلے آئے۔ لیکن ابہی کچہ تہوڑے ہی فاصلہ پر آئے تہے۔ کہ ہمارے بہائی نے اپنے ہمراہی غیر احمدی سے کہا۔ کہ کیوں بہئی اب تو تصدیق ہو گئی ہے۔ کیونکہ آپ لوگوں کا ایسے فقیر و پیر پر یقین کامل ہوتا ہے جسکے جواب میں اسنے کہا کہ چونکہ تو احمدی ہے۔ اسلئے فقیر صاحب نے تجہہ سے مکالمہ کیا ہے۔ میرے ساتہہ تو نہیں ہوا۔ اسپر ہمارے بہائی نے کہا کہ اب تو وقت ہے۔ آؤ پھر واپس فقیر صاحب کے پاس چلیں۔ اور تم بہی دریافت کر لو۔ چنانچہ وہ دونوں پھر واپس آئے۔ اب کی دفعہ غیر احمدی اور فقیر صاحب کے درمیان دعوے امسیحیت کے بارہ میں مکالمہ ہوا۔ اور اسیطرح بدستور سابق جواب ملا۔ اب بہی جو نہ ماننے یہ اسکی ہٹ دہرمی ہے۔ جس شخص کو اب بات کا یقین نہ ہو۔ وہ موضع نانوڈہ وگر تحصیل شرقپور سے اسکی تصدیق کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ دونوں آدمی اسجگہہ کے رہنے والے ہیں۔

اسکے علاوہ اور بہی بہت سی پیشگوئیاں فقیر صاحب کے ظہور میں آچکی ہیں۔ جنکی وہ لوگ وہاں کے رہنے والے ہی تصدیق کرتے ہیں۔

محمد حسین احمدی
موضع عطین تحصیل شرقپور

علاج آریہ سماج
قابل دید و لائق شنید نظم آریوں کے جواب میں قیمت صرف ۱ ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان ۲۹ جولائی ۵-۱۲ اگست ۱۹۲۰ء

کلام الامام

از مسیح موعود علیہ السلام

علاماتُ المقرّبین

خدا تعالٰے کے برگزیدہ بندوں کے خاص نشانات اور علامات ہوتے ہیں۔ جن سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ انکیں سے ہم چند یہاں درج کرتے ہیں۔ تاکہ ان لوگوں کو جو خدا کے برگزیدے بندوں کو شناخت کرنا چاہیں مفید ثابت ہوں۔

۱۔ خدا تعالٰے کے خالص دوستوں کی یہ علامت ہے کہ انکو ایک خالص محبت دیجاتی ہے۔ جس کا اندازہ کرنا اس جہان کے لوگوں کا کام نہیں۔

۲۔ ان کے دلوں پر ایک خوف بھی ہوتا ہے جس کیوجہ سے وہ دقائق اطاعت کی رعایت رکھتے ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ یار قدیم آزردہ ہوجاوے۔

۳۔ انکو خارق عادت استقامت دیجاتی ہے کہ اپنے وقت پر دیکھنے والے انکو حیران کردیتی ہے۔

۴۔ جب کوئی انکو بہت ستاتا ہے اور باز نہیں آتا تو ان کے لئے غضب اُس ذات قوی کا جوان کا متولی ہوجاتا ہے۔ یکدفعہ بھڑکتا ہے۔

۵۔ جب ان سے کوئی بہت دوستی کرتا ہے اور سچی وفاداری اور اخلاص کے ساتھ انکی راہ میں فدا ہوجاتا ہے تو خدا تعالٰے اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اسپر ایک خاص رحمت نازل کرتا ہے۔

۶۔ اسکی دعائیں بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہانتک کہ وہ شمار نہیں کرسکتے کہ کسقدر قبول ہوئیں۔

۷۔ انپر اکثر ایسے اسرار غیبیہ ظاہر کئے جاتے ہیں اور وہ باتیں جو ابھی ظہور میں نہیں آئیں انپر کھولی جاتی ہیں اگرچہ عام مومنوں کو بھی سچی خوابیں اور سچے مکاشفات معلوم ہوجاتے ہیں مگر یہ لوگ تمام دنیا سے نمبر اول پر ہوتے ہیں۔

۸۔ خدا تعالٰے خاص طور پر ان کا متولی ہوجاتا ہے اور جسطرح ماں اپنے بچوں کی کوئی پرورش کرتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ نگاہ رحمت انپر رکھتا ہے۔

۹۔ جب انپر کوئی بڑی مصیبت کا وقت آتا ہے تو اسوقت دو طور میں سے ایک طور کا اُن سے معاملہ کرتا ہے۔ یا خارق عادت طور پر اس مصیبت سے رہائی دی جاتی ہے یا ایک ایسا صبر جمیل عطا کیا جاتا ہے۔ جس میں لذت اور سرور اور ذوق ہو۔

۱۰۔ ان کی اخلاقی حالت ایک ایسے اعلی درجہ کی کیجاتی ہے۔ جو تکبر اور نخوت اور کمینگی اور خود پسندی اور ریاکاری اور حسد اور بخل اور تنگ دلی سب دور کیجاتی ہے۔ اور انشراح صدر اور بشاشت عطا کیجاتی ہے۔

۱۱۔ ان کا توکل اعلی درجہ کا ہوجاتا ہے اور اسکے ثمرات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

۱۲۔ ان کو اعمال صالحہ کے بجالانے کی قوت دی جاتی ہے جو دوسرے ان میں کمزور ہوتے ہیں۔

۱۳۔ ان میں ہمدردی خلق اللہ کا مادہ بہت بڑھایا جاتا ہے۔ اور بغیر توقع کسی اجر اور بغیر خیال کسی ثواب کے انتہائی درجہ کا جوش ان میں خلق اللہ کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے اور خود بھی نہیں سمجھ سکتے کہ اسقدر جوش کس غرض سے ہے کیونکہ یہ امر فطرتی ہوتا ہے۔

۱۴۔ خدا تعالٰے کے ساتھ ان لوگوں کو نہایت کامل وفاداری کا تعلق ہوتا ہے۔ اور ایک عجیب مستی جانفشانی کی ان کے اندر ہوتی ہے اور انکی روح کو خدا تعالٰے کی روح کے ساتھ وفاداری کا ایک راز ہوتا ہے جسکو کوئی بیان نہیں کرسکتا۔ اس لئے حضرت احدیت میں انکا ایک مرتبہ ہوتا ہے جسکو خلقت نہیں پہچانتی۔ وہ چیز جو خاص طور پر ان میں زیادہ ہے۔ اور جو سرچشمہ تمام برکات کا ہے اور جسکی وجہ سے یہ ڈوبتے ہوئے پھر نکل آتے ہیں۔ اور موت تک پہونچکر پھر زندہ ہوجاتے ہیں۔ اور ذلتیں اٹھاکر پھر تاج عزت دکھا دیتے ہیں۔ اور مہجور اور تنہا ہوکر پھر ایک جماعت کے ساتھ نظر آتے ہیں وہ یہی راز وفاداری ہے جسکے رشتہ محکم کو نہ تلواریں قطع کرسکتی ہیں اور نہ دنیا کا کوئی ہوہ اور خوف اور مفسدہ اسکو ڈھیلا کرسکتا ہے۔ الصلوٰۃ علیھم من اللہ و ملائکتہ و من الصلحاء اجمعین۔

۱۵۔ پندرہویں علامت انکی علم قرآن کریم ہے قرآن کریم کے حقائق ولطائف اور معارف جسقدر ان لوگوں کو دیئے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے لوگوں کو ہرگز نہیں دئے جاتے یہ لوگ وہی مطہرون ہیں جن کے حق میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون۔

۱۶۔ ان کی تقریر و تحریر میں اللہ جل شانہ ایک تاثیر رکھدیتا ہے۔ جو علماء ظاہری کی تحریروں و تقریروں سے نرالی ہوتی ہے اور اسمیں ایک ہیبت اور عظمت پائی جاتی ہے اور بشرطیکہ حجاب نہو۔ دلوں کو پکڑ لیتی ہے

۱۷۔ انمیں ایک ہیبت بھی ہوتی ہے جو خدا تعالےٰ کی ہیبت سے رنگین ہوتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ خاص طور پر ان کے ساتھہ ہوتا ہے اور انکے چہروں پر عشق الٰہی کا ایک نور ہوتا ہے۔ جو شخص اسکو دیکھہ لے اسپر نار جہنم حرام ہوجاتی ہے۔ ان سے ذنب اور خطا کو بھی بھسم کردیتی ہے اور ان کی خطا ٹھیرنے والی چیز نہیں بلکہ اُس چیز کی مانند ہے جو ایک تیز چلنے والے پانی میں بہتی ہوئی چلی جاتی ہو سوان کا نکتہ چیں ہمیشہ ٹھوکر کہاتا ہے۔

۱۸۔ خدا تعالےٰ انکو ضایع نہیں کرتا۔ اور نہ ذلت اور خواری کی مار انپر مارتا ہے۔ کیونکہ وہ ان کے عزیز اور اسکے ہاتھہ کے پودے ہیں انکو اس لئے بلندی سے نہیں گراتا ہے کہ تا انکا خارق عادت طور پر بچ جانا دکہاوے انکو اسی لئے آگ میں نہیں گرنے دیتا کہ انکو جلا کر خاکستر کردے۔ بلکہ اس لئے دہکا دیتا ہے کہ تا آگ دیکھہ لیویں کہ پہلے تھی مگر اب کیسا خوش نما گلزار ہے۔ انکو موت نہیں دیتا۔ جبتک وہ کام پورا نہ ہو جاوے جس کے لئے وہ بہیجے گئے ہیں اور جبتک پاک دلوں میں انکی قبولیت نہ پہیل جاوے تب تک البتہ سفر آخرت ان کو پیش نہیں آتا۔

۱۹۔ ان کے آثار خیر باقی رکھے جاتے ہیں اور خدا تعالےٰ کئی پشتوں تک انکی اولاد اور ان کے دوستوں کی اولاد پر خاص طور پر نظر رحمت رکہتا ہے۔ اور انکا نام دنیا سے نہیں مٹاتا۔

یہ آثار اولیاء الرحمٰن کے ہیں۔ اور ہر ایک قسم ان میں سے اپنے وقت پر جب ظاہر ہوتی ہے تو بہاری کرامت کی طرح جلوہ دکہاتی ہے۔ مگر اس کا ظاہر کرنا خدا تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہوتا ہے۔

الحکم نمبر ۱ جلد ۷ صفحہ ۹ ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۳ء

ضرورت امام اور تذکرہ مولانا ابوالکلام

کتاب تذکرہ نامی جناب مولانا ابوالکلام کی تصنیف کردہ میری نظر سے گذری ظاہر میں آنکھیں شاید اسکا یونہی سرسری مطالعہ کریں مگر مجھے اس کتاب کے دیکھنے سے اسقدر خوشی و شادکامی ہوئی ہے کہ حد بیان سے باہر ہے جوں جوں میں نے اسکو غور سے پڑھا ہے اسکے ایک ایک لفظ نے پکار پکار کر ضرورت امام پر شہادت دی ہے اور فاضل مصنف نے نشانات ظہور امام پر کئی جگہ مبسوط بحث کی ہے شناخت امام کے کئی معیار رکھے ہیں جنپر سوائے حضرت مسیح موعودؑ کے کوئی پورا نہیں اتر سکتا چنانچہ ناظرین فاروق کی دلچسپی کے لئے اسکے چند اقتباسات ہدیہ نظر ہیں ؎

ہر کسے نہ شناسندۂ راز است وگرنہ
این ہمہ راز است کہ معلوم عوام است

یہ جو تم عہد ظہور اصلاح دعوۃ میں دیکھتے ہو کہ ایک طرف تو ہزاروں علماء ملت وارباب موجود ہوتے ہیں۔ درس تعلیم علوم کا ہنگامہ مجالس و مواعظ کا غلغلہ افکار و اشغال۔ صوامع و زوایا تسبیح تہلیل مساجد و معابد میں بظاہر کسی طرح کی کمی نظر نہیں آتی۔ خانقاہوں میں مجاہدات کے حلقے قائم۔ صحن مسجد میں درس تدریس کا سلسلہ جاری وظائف اوراد کی صدائیں گرم لیکن دوسری طرف یہ حال ہوتا ہے کہ ظلم طغیان کا طوفان ہر چہار سو محیط خروف دکا ایک عالم رستخیز برپا۔ ظلمت و بطلان فتن ہر چہار جانب چہائی ہوئی نور حق و صداقت محجوب و مستور بدعات محدثات کی گرم بازاری منکرات منہیات کی قبولیت کا دور دورہ اہل حق و صدق مظلوم و مقہور۔ خدا کی زمین پر اسکے کلمۂ حق و عدل کا کہنا بمنزلہ جرم۔ ظلم و عدوان کے لئے اجر بخشش اعمال و طاعات کی حقیقت بالکل مضمحل اور پژمردہ روح اور اصلاح خیر سے تمام اجسام و قوالب خالی یہ سب کچھ علانیہ سورج کی روشنی میں ہوتا ہے۔ مدرسوں میں شور مچانے والے اندہے نہیں ہوجاتے خانقاہوں میں چیخنے والے بہرے نہیں ہوتے سب کی آنکھیں روشن اور کان کہلے لیکن دلکی بصیرت اندہی اور عبرت کے کان اس طرح بہرے ہوجاتے ہیں باوجود دیکھنے کے کچھ نہیں دیکھتے اور سننے کے کچھ نہیں سنتے۔ دیکھنہ پر کسی کی زبان نہیں کہلتی۔ سننے پر کسی کے قدم نہیں اٹھتے۔ نفس کا عشق اور تمتعات دنیوی کی شگفتگی اسطرح ان کے جسموں میں حلول کرجاتی ہے۔ کہ ہمت کی روح اور عزم کی قوت کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی راہ عمل کا ہر تنکا انکے لئے پہاڑ ہوجاتا ہے۔ اور جادہ ابتلا کا ہر ایک کانٹا تیر و خنجر بنکر انکو ڈراتا اور سہماتا ہے۔ وہ آنکھیں جنھیں غم نفس اور ماتم دنیا کے لئے آنسوؤں کے دریا بند ہوتے ہیں۔ حق کی مظلومی اور راحت کے ماتم کے لئے ایک قطرہ اشک نہیں رکھتیں جن دلوں میں عشق ذات اور محبت اہل و عیال کے لئے ایک عالم شورش طوفان و اضطراب مخفی ہوتا ہے۔ اسمیں اللہ اور کلمۂ حق کے عشق کے لئے وہ کوئی ایک ٹھیس اور غم کی ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چبھن بھی نہیں ہوتی علیٰ اسوقت زاہدانِ شب زندہ داروں کو اٹھکر تسبیح ہزار دانہ کو گردش دیتے ہیں۔ تو لاکھوں بندگان الٰہی مظلومیت کی گرد خاک پر لوٹتے اور تڑپتے ہیں اور کلمہ حق کی بیکسی اور بیچارگی سے الغیاث الغیاث۔ اغیثونی! اغیثونی یا عباد اللہ کے نالہ و بکا کی صدائیں اٹھتی ہیں اور جبکہ حلقہ مدارس اور مجامع تعلیم میں کتب فقہ ابواب قضا و لائت کے نکات و دقائق حل ہوتے اور صحاح کتب حدیث کے ابواب اعتصام بالسنہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شرح تفسیر میں مدعیان عقل و کمال اپنا اپنا جوہر علم و تجرد کہاتے اور معارک مباحث و مطالب کو سر کرتے ہیں اور مجالس و محافل وعظ میں غلغلۂ وعلو و تذکرو و قال اللہ قال الرسول پیہم بلند ہوتا ہے اور سامعین کے سروں کو جنبش میں اور دلوں کو شورش میں لاتا ہے تو علیٰ اس وقت کفر و ضلالۃ بدعات منکرات کے غلبہ قہر سے ارض الٰہی کا ایک ایک کونا چیختا اور چلاتا ہے۔ پرستارانِ حق کی غربت ہر طرف سر پیٹتی ہے۔ اور ماتم کرتی ہے خدا کی زمین کے گوشے گوشے سے واشریعتا! وادینا! وامصیبتا واویلا کی فریادیں اٹھہ اٹھہ کر آسمان تک جاتی ہیں۔ اور فضائے کائنات کا ایک ایک ذرہ داعی حق کے لئے اور قائم ہدایت کو کھوجتا اور پکارتا ہے۔

اس زمانہ میں نہ تو عبادتگان وقت کی تسبیح ہزار دانہ کی گردش مہلت سماعت دیتی ہے نہ ہنگامہ سازان مدارس اور مجامع جدل خلاف و سائیر قیل و قال کا شور و غوغا اصل حقیقت سے اس درجہ بعد و ہجر طاری ہو جاتا ہے کہ کسی کے وہم و گمان میں احیا شریعت و تجدید ملت کا خطرہ نہیں گذرتا اور کوئی نہیں سوچتا کہ یہ سارے کارخانے اور ہنگامے تو اس لئے تھے کہ لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا سو جب وہی سرنگوں ہو گیا تو پھر اجساد بے روح اور قشور بے مغز کی پرستش کیا سود مند علم و عمل کو ہو سکتی ہے۔ اور جب روحانیات مضمحل ہو گئی اور حق کی جگہ باطل سنت کی جگہ بدعت کی حکومت چھا گئی تو پھر یہ تمام باتیں کب بثمر و منتج ہو سکتی ہیں۔ بلکہ ان کا شمار تو اب موانع و مہالک میں ہوگیا۔ غرضیکہ اگر دنیا بظاہر علم و فضیلت سے لبریز ہوتی ہے اور بڑے بڑے اصحاب طنطنہ اور شہرت ارباب تخفخہ و عظمت موجود ہوتے ہیں مگر کسیکو اسکی توفیق نہیں ملتی کہ اپنے عہد و دور کی طلب دعوت اور سوال قیام ہدایت پر مردانہ وار لبیک کہے۔ اور ظلمت کدۂ درماندگی سے نکلکر راہ عزیمہ دعوۃ میں قدم رکھے اگرچہ دروازۂ سعادت الٰہی باز اور خزائن رحمت و نصرت ربانی جود صد بخشش بنجا ہوتے ہیں۔ مگر سینکڑوں بلکہ ہزاروں علماء عہد اور اصحاب خوانق صوامع میں سے کسیکو اس عہد کے احیاء و تجدید طائفہ منصورہ میں بحجۃ الہا دینہا میں داخل ہونے اور جماعت علیہ یحبہم و یحبونہ میں معدود و مشہود ہونے کی توفیق نہیں ملتی اس زمانہ میں دعوت موجود ہوتی ہے۔ مگر دعوت عزیمہ مفقود ہو جاتی ہے۔

اگر اصلاح افراد کا سامان موجود ہوتا ہے مگر اصلاح امت کا کوئی سامان نہیں ہوتا۔ اگر چند اصحاب عزائم ہوتے ہیں تو اسباب موانع مذکورہ سے درجہ تجدید و کمال دعوت عزیمہ تک انکی رسائی نہیں ہوتی کا۔ و بار دعوت کے کالبد و اشکال موجود ہوتے ہیں مگر روح فتح نصرت مفقود ہو جاتی ہے اس لئے معاملہ تجدید و احیاء امت اپنے کشود کار کے لئے مرد غیب کا منتظر ہوتا ہے۔ ے

عشق گر مرد است مردے تاب دیدن آورد
ورنہ چوں موسیٰ لیسے آور دلبیا ر آورد

فاضل مصنف ایک خاص پایہ کا انشان ہے۔ اسکی تحریر بھی صداقت سے لبریز ہے اور مسلمانان زمانہ میں اسکی خاص قدر و منزلت ہے۔ اے بندگان خدا اسی کتاب تذکرہ کو آگے رکھکر ٹھنڈے دل سے غور کرو کہ نزول الہام سے پہلے جو حالت زمانہ کی ہونی چاہئے وہ ہوئی ہے یا نہیں اس زمانہ میں مسجد ... نہ مدرسوں نہ خانقاہوں نہ کلیسا نہ ... وعظ ... کسی جگہہ بھی دینداری کا نام و نشان نہیں صرف ظاہرداری اور نفس پرستی دنیا میں رہ گئی ہے جیسا کہ فاضل مصنف دو فریقوں کی حالت اپنی قیمتی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک دفعہ شبلی نعمانی مرحوم کے ایک ہمراہی نے انگریزی خوانوں کے الحاد و بیعقیدگی کی شکایت کی تو میں نے کہا کہ یہ شکایت آپ لوگوں کی زبان سے اچھی نہیں لگتی دونوں ایک ہی تنور کے سوختہ ہو۔ آپ یونانیوں کے حلقہ بگوش وہ یورپ کے پرستار۔ قرآن سنت سے آپ بھی دور مہجور وہ بھی بے خبر و نفور۔

گویا فاضل مصنف نے فیصلہ دیدیا ہے کہ ان ہر دو فریق کو قرآن اور سنت کی دوری مہجوری نے اس لائق نہیں رکھا کہ دعوت عزیمہ کے مالک بن سکیں ان کی خود غرضیاں اور پست ہمتیاں آج اس دین کے لئے جو پردیس میں آج غریب الغربا ہو رہا ہے اور جس پر چاروں طرف تیر و قلم کے زخموں اور صدموں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ کوئی اسکے لئے بیقرار اور باہمت ہو کر نہیں دوڑتا اگر کوئی تھوڑی سی جرأت بھی کرتا ہے تو اسکے پاس جو بوسیدہ ہتھیار ہیں تو انسے امداد ہو نہیں سکتی جیسا کہ مولانا حالی نے لکھا ہے ے

جس دیں کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اسکی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

زمانہ نبوت کے وقت علماء کی جماعت بڑی نیکی اور فضیلت یہ سمجھتی تھی کہ جب دنیا امواج ظلمت میں ڈوب رہی ہے۔ ہم کنج سلامتی میں پاؤں جمائے رکھیں گویا یہ ایمان کا نچلا درجہ ان امت ہدایت ملت کے علماء کے نیچے بلندی اور عروج کا سب سے اونچا مقام ہو جاتا ہے لیکن کوئی ایسا نہیں ہوتا جس کا عزم ایمانی ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

[ہ]کوں کی جگہہ طالب اقدام سبقت ہو جو اپنے نفس
[ک]ی نجات کی جگہہ جماعت و امت بلکہ نوع
[ا]نسان کی نجات کا عشق رکھتا ہو جسکا حوصلہ کار
[ع]زم راہ صرف اتنے پر ہی قانع نہ ہو جائے کہ
خود نہیں ڈوبا کیونکہ یہ تو ضعف بیچارگی کی ادنے
منزل ہے ـ فضیلت اور کرامت اسمیں کیا
ہوئی ـ بلکہ ہر وجود کا ڈوبنا اسکے لئے ماتم اور
ہر قدم کی ٹھوکر اسکے لئے موت ہو ـ جبکہ خود
کنارے پر پہونچنے کو لوگ بڑائی اور فضیلت
سمجھیں تو وہ بتلاوے کہ خود بچنا نہیں بلکہ
ڈوبتوں کو بچانے کے لئے سمندر میں کود پڑنا
بڑائی ہے ـ اور جبکہ لوگ فتنہ و فساد سے محفوظ
رہنے کے لئے دروازے بند کر رہے ہوں تو
وہ اپنا دروازہ کہولکر دکھادے کہ چھپ رہنے
میں فضیلت نہیں بلکہ کہولکر باہر نکلنے میں اگر
باہر امن نہیں تو یہی وقت دروازہ کہولنے کا ہے
نہ کہ بند کرنے کا ـ

گفت آں گلیم خویش بدر میبرد ز موج
ویں سعی میکند کہ بگیرد غریق را

(اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب)

غیر احمدیوں سے ایک مباحثہ

(دربارہ وفات مسیح)

یہاں موضع بھوچال کلاں ضلع جہلم میں چار
گھر خداوند کریم کے فضل و کرم سے احمدیوں کے
ہیں ـ اگرچہ اس سے پہلے ہمیں بہت ہی تکلیف
مخالفوں کیطرف سے پہنچتی رہی ہے ـ مگر شکر
الحمد للہ کہ اب کوئی مخالفت نہیں کرتا ـ اسی گاؤں
کے ایک مولوی صاحب جو آجکل مولوی فاضل
کا امتحان دیکر آئے ہیں ـ اور انکا دعویٰ ہے ـ
کہ وہ صرف ـ نحو ـ منطق ـ علم کلام وغیرہ کے ماہر
ہیں ـ ماہ رمضان میں جبکہ ظہر کی نماز پڑھکر مسجد
میں ہم احمدی بیٹھے تھے ـ اور خاکسار الحمد شریف
کی تفسیر سنا رہا تھا ـ مولوی مذکور مسجد میں اکیلے
آئے ـ اور انکے آنے کے بعد یکے بعد دیگرے
آدمی آنے شروع ہوئے ـ اور خاصہ ایک
مجمع بنگیا ـ تب عاجز نے خیال کیا کہ انکا ارادہ
ضرور بحث کرنیکا ہے ـ باتوں باتوں میں بحث
تک نوبت پہنچ گئی ـ خاکسار نے بیان کیا ـ کہ
ہمارے مخالف مولوی صاحب کا فرض ہے
کہ اول وہ قرآن کریم سے حیات مسیح کا ثبوت
دیویں ـ اور خاکسار اسکی تردید کرکے وفات مسیح
کا ثبوت قرآن کریم سے انشاء اللہ دیگا ـ اگرچہ
مولوی صاحب نے ٹالنا چاہا ـ کہ عاجز ہی اول
وفات مسیح کا ثبوت دیوے ـ مگر بادلہ قاہرہ
خاکسار نے ثابت کردیا ـ کہ ثبوت حیات مسیح
ذمہ مولوی صاحب ہے ـ تب مولوی صاحب
نے ایک مترجم قرآن شریف لیکر کچھ دیر ورق
گردانی کی ـ اور پھر فرمانے لگے ـ کہ مترجم قرآن
شریف چونکہ میں نے کبھی نہیں دیکھا ہے ذرا دوسرا
قرآن شریف دو ـ تب انہیں دوسرا قرآن شریف
(بغیر ترجمہ) دیا گیا ـ اور بالآخر آدھ گھنٹہ کے بعد کھڑے
ہوئے ـ اور فرمانے لگے ـ کہ اول صوبہ دار (عاجز)
کو وفات مسیح کا ثبوت دینا چاہئے ـ اور بیٹھ گئے ـ
خاکسار نے لوگوں کو کہا ـ کہ دیکھو ـ فاضل صاحب نے
کتنی دیر قرآن کریم کو ہاتھ میں لیکر ورق گردانی کی ہے
اور کھڑے ہوکر بغیر کچھ بیان کئے بیٹھ گئے ہیں
اس سے مولوی فاضل کے سب دعووں پر پانی
پھر گیا ہے ـ اب اگرچہ احمدیوں کا حق نہیں ـ کہ وفات
مسیح پر تقریر کریں ـ مگر صرف اس خیال سے کہ تم
لوگ کبھی ہماری باتیں سنتے نہیں ـ عاجز کھڑا ہوکر
قرآن کریم سے وفات مسیح کا ثبوت دیتا ہے ـ مولوی
فاضل کا فرض ہے ـ کہ میری دلائل مندرجہ قرآن
کریم کا جواب قرآن کریم ہی سے دے ـ تب خاکسار
کھڑا ہوا ـ اور بیان کیا ـ کہ آپ لوگوں کو خداوند کریم فہم صحیح
عطا فرماوے ـ اتنا تو سوچ سکتے ہو ـ کہ تم میں کوئی
آدمی کسی آدمی کو بیکار محض نہیں بیٹھنے دیتا ـ اور
کسی چیز کا بیکار محض رہنا خلاف منشاء ایزدی
اور قانون قدرت ہے ـ جیسا کہ مشاہدہ اسپر شاہد
اور واقعات اسکی تصدیق کرتے ہیں ـ پھر دو ہزار
سال ایک نبی کا بیکار محض آسمان پر آپکے عقیدے
مطابق بیٹھے رہنا کسطرح وہم و قیاس میں آسکتا
ہے ـ اگر اللہ کریم کو اسقدر انہیں زندہ رکھنا بالفرض
محال منظور ہوتا ـ تو انہیں دنیا میں رکھاجاتا تاکہ
مختلف ممالک میں تبلیغ اشاعت کرتے کیونکہ وہ رسولاً الی
بنی اسرائیل ہیں ـ بنی اسرائیلوں کو کرتے ـ اور انکی
مروجہ زبان سیکھتے ـ اور زمانہ کے علوم اور ادیان
باطلہ کے اعتراضات پر مطلع ہوتے ـ

سنو ـ عاجز قرآن کریم سے وفات مسیح کے دلائل
آپ لوگوں کو سناتا ہے ـ غور فرماویں ـ

۱ ـ وما ارسلنا من رسول الا بلسان
قومہ لیبین لھم سورہ ابراہیم ـ ترجمہ لفظ بلفظ
اس آیت کریمہ کا یہ ہے اور نہیں بھیجا ہم نے کسی
رسول کو لیکن ساتھ زبان اسکی قوم کے ـ تاکہ بیان
کرے انسے کہولکر مطلب یہ کہ ہر ایک نبی اپنی قوم

ذوالفقار علی نعرہ حیدری غلام حیدر مرتد آریہ کا دندان شکن
جواب انعامی تین سو روپیہ جسنے مرتد کو ساکت کردیا ـ ۲ ؎
تنبیہ بالمذراز غلام حیدر مرتد کے رسالہ افتخار اسلام کا مسکت
جواب جسمیں دیانندی کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ـ ۲ ؎
پیدائش عالم ـ دنیا کے دور تسلسل اور پرمیشر کی انادی ہونیکا
جواب دید دیانندی ستیارتھ پرکاش وغیرہ کو جلاکر زیست
دنیا کا قابل اور حدوث و پیدائش دنیا کا بے نظیر ثبوت ۲ ؎
سرمہ چشم آریہ از سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام قانون قدرت کسکو کہتے ہیں اسکی مفصل بحث
مست حسم اعتراضات معجزہ شق القمر کا جواب اور دلائل قاطع
سے شق القمر کا ثبوت تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست
رد ـ علمی رد جواب دینیوالے کیلئے ۰۰ ۵ روپیہ انعام ۔۔۔
دید کے ایشور یعنی دیانندی دیدک ایشور کا خود محققانہ
۔۔۔ ـ میجر فاروقی تحقیقی بیان مطبع گوجرانوالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی زبان میں بھیجا جاتا ہے۔ دلیل اسپر یہ ہے کہ تا کہ اپنی قوم کے لوگوں کو تبلیغ اشاعت کیونکر کر سکے۔ ما کے بعد اگر الّا آوے۔ تو درمیانی عبارت پر حصر ہوتا ہے۔ یعنی یہ حصر کا کلمہ ہے سو اس قاعدہ کے مطابق کوئی رسول اس قاعدہ سے جو قرآن کریم نے پیش کیا۔ باہر نہیں رہ سکتا۔ یعنی ہر ایک نبی کیلئے ضروری اور لازمی ہے۔ کہ وہ اپنے قوم کی زبان میں آوے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مادری زبان عبرانی تھی۔ اور عبرانی ہی زبان میں انہیں انجیل ملی۔ اور اسی عبرانی زبان کو خداوند کریم نے تمام روئے زمین سے اڑا دیا ہے۔ کوئی قطعہ روئے زمین پر ایسا نہیں۔ کہ جہاں عبرانی بولی جاتی ہو۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بالفرض مانا جاوے۔ جیسا کہ آپ لوگ سمجھے بیٹھے ہیں۔ تو جس ملک یا قطعہ زمین میں مسیح ابن مریم نازل ہونگے۔ انکا آنا نہ آنا بوجہ نہ جاننے زبان کے مساوی ہوگا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل کا وعظ عبرانی میں کرینگے جسکی سمجھنے والی کوئی قوم آجکل موجود نہیں ہے

ب۔ حضرت عیسیٰؑ اگر آوینگے۔ تو آپ لوگوں کو کیا فائدہ۔ وہ تو حسب بیان قرآن کریم بنی اسرائیلوں کی طرف رسول ہو کر بھیجے گئے ہیں۔ انہیں کی زبان اور انہیں کی کتاب انجیل کے واقف ہیں۔ اور فہم عربی اور قرآن کریم سے بیخبر محض ہیں۔ سنو۔ ارشاد ربی ہے رسولاً الیٰ بنی اسرائیل سورۃ ع۳۔ آپ لوگ قرآن کریم سے ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ تمام روئے زمین کیطرف نبی ہو کر آئے ہیں۔ یہ فخر صرف رسول کریمؐ کو حاصل ہے۔ کہ جنکی شریعت تبلیغ تمام روئے زمین کیلئے اور ہمیشہ کے لئے ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم بتاتا ہے یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین۔ وما ارسلناک الا کافۃ للناس

غور کرو قائم مقام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسطرح حضرت عیسیٰ آسکتے ہیں۔ جنکو قرآن کریم رسولاً الیٰ بنی اسرائیل کا خطاب دیتا ہے اور قرآن کریم کا دعوے فیھا کتب قیمہ کا ہے۔ وہ انجیل کو کسطرح قابل عمل سمجھنے لگا۔

ج۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ کا مصداق مفسرین نے حضرت عیسیٰؑ کو گردانا ہے میں کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ تو مثل انبیاء سابقین ایک خاص قوم اور خاص وقت کے لئے رسول تھے۔ آپ لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ سوائے ہمارے رسول کریمؐ باقی تمام انبیاء کرام کے تبلیغ مختص القوم اور مختص الزمان تھے۔ بنا بریں حضرت عیسیٰ لیظھرہ علی الدین کلہ سے کیا تعلق۔ یہ غلبہ بر جملہ ادیان باطلہ بذریعہ دلائل و براہین مندرجہ قرآن کریم ہے۔ اور حضرت عیسیٰؑ تو فہم قرآن کریم اور زبان عربی سے بیخبر محض ہیں۔ اور آپکی تبلیغ کا دائرہ صرف بنی اسرائیل تک محدود ہے۔ یہ فخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو حاصل ہے۔ جیسا کہ آپنے بذریعہ دلائل قاہرہ و حجت نیرہ اسلام کو جملہ ادیان باطلہ پر غالب کر دکھایا۔ آپکی تصنیفات کیطرف رجوع کریں۔ مثلاً براہین احمدیہ ست بچن۔ آریہ دھرم۔ جنگ مقدس وغیرہ تصنیفات کثیرہ جسکے کان ہوں سنے اور آنکھوں والے دیکھیں۔

(۲) فیھا تحیون۔ فیھا تموتون و منھا تخرجون۔ اسی کے بیچ جیاتی۔ اسی کے بیچ موت اور اسی سے نکالے جاؤ گے۔ یہ انسان کی تین حالتیں ہیں۔ (۱) حیاتی (۲) موت (۳) قیامت کو زندہ ہونا۔ ان تینوں کے لئے تو زمین کافی ہے مولوی صاحب قرآن کریم سے کوئی آیت ایسی ہرگز ہرگز پیش نہیں کر سکتے جنمیں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰؑ کیلئے آسمان پر بھی زندگی ہے

اور سنئے۔ ارشاد ربی ہے۔ الم نجعل الارض کفاتاً۔ احیاءً و امواتاً یعنی کیا نہیں بنایا ہمنے زمین کو جذب کرنیوالی زندہ اور مردہ کو۔ جو اسبات کا مدعی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ بجسم العنصری ہیں۔ بار ثبوت اسکی گردن پر ہے۔ کہ قرآن کریم سے وہ آیات یا آیت پیش کرے۔ جسمیں درج ہو۔ کہ حضرت عیسیٰؑ اس سے مستثنیٰ اور انکے لئے آسمان کافی ہے۔ سنو ولکم فی الارض مستقر و متاع الیٰ حین صریح قرآن کریم میں آچکا ہے۔ کفاتاً سے کشش ثقل کا مسئلہ سمجھایا ہے۔

۳۔ وما جعلناھم جسداً لا یاکلون الطعام سے ثابت ہے کہ کوئی جسم بغیر کھانے کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ چونکہ حضرت عیسیٰؑ کھانا نہیں کھاتے۔ جو جسم کے لئے ضروری ہے۔ لہٰذا مر چکے ہیں۔ و امہ صدیقہ کانا یاکلان الطعام۔ یہاں بتایا ہے۔ کہ حضرت مسیح اور انکی ماں پہلے کسی زمانہ میں کھانا کھاتی تھی کانا کے لفظ سے ظاہر ہے کہ اب نہیں کھاتے۔ اگر مسیح زندہ ہوتا۔ تو ضرور تھا کہ یہ بھی کہیں قرآن کریم میں آتا۔ کہ پہلے تو دونوں کھانا کھایا کرتے۔ لیکن اب صرف مسیح کھانا کھاتے ہیں۔ اور کھانا کھانے کے ساتھ یہ ماننا پڑیگا کہ جو اسپر نتائج مترتب ہوتے ہیں۔ مثلاً پیشاب پاخانہ مسیح کے لئے ضروری ہیں۔ اور انکے لئے زمین ہے۔ اگر کہا جاوے۔ کہ زندہ ہیں۔ لیکن طعام نہیں کھاتے۔ تو یہ بھی ممکن نہیں۔ کیونکہ نص صریح جو ہر ایک جسم کیلئے کھانا اللہ تعالےٰ کا قانون بیان کرتی ہے۔ نعوذ باللہ جھوٹی ہو جاوے گی اس سے ماننا پڑا۔ کہ مسیح کا جسم اوپر نہیں۔ بلکہ دوسرے نبیوں کی طرح پر آپکی روح ہی اوپر گئی ہے۔

۴۔ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد اور نہیں بنایا ہمنے واسطے کسی بشر کے تجھ سے پہلے ایک حالت پر رہنا۔ اس آیت کریمہ میں دو میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتوں پر خاص غور کرنا ضروری ہے

ا۔ لبشر کیوں فرمایا اور وہ بھی نکرہ ؟

ب۔ لشیئ یا لحیوان کیوں نہیں فرمایا؟

ج۔ من قبل کی شرط کیوں ہے۔ ؟

سنو عاجز انشاء اللہ سب کا جواب عرض کرتا ہے۔

ا۔ لبشر۔ اس لئے فرمایا۔ کہ اگر لشیئ یا لحیوان فرمایا جاتا۔ تو زمین۔ آسمان۔ پتھر۔ سورج۔ سیارے وغیرہ بہت چیزیں ایک حالت پر قائم ہیں۔ یا لحیوان میں سے کچھوے کی عمر بہت لمبی مانی گئی ہے۔ برخلاف اسکے انسان کا لمبے عرصہ ایک حالت پر رہنا ثابت نہیں۔ خلد کے معنے مکث طویل و مدت مدید کے ہیں۔ لبشر کو نکرہ اس لئے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح باہر نہ رہجاویں آپ لوگ دو ہزار سال مسیح کو ایک حالت پر قائم برخلاف ارشاد ربانی مان رہے ہیں۔

ب۔ لشیئ یا لحیوان کا جواب آ ہی میں آگیا ہے۔

ج۔ قبل کی شرط اس لئے ہے کہ یہ بطور پیشگوئی ہے۔ کہ رسول کریم ؐ سے اول کسی آدمی کیلئے ایک حالت پر رہنا مدت مدید و مکث طویل کیلئے لوگ تجویز کرینگے جسکی نفی اللہ کریم نے اس آیت کریمہ میں فرمائی ہے۔ اگر اسکو آپ بطور پیشگوئی برائے زمانہ سابقہ نہیں مانتے تو کیا من بعد کیلئے ایک حالت پر رہنا واسطے مدت مدید و مکث طویل کیلئے ممکن ہے جس کی نفی قرآن کریم نے نہیں فرمائی۔ جو بالبداہت باطل ہے۔ آپ اسکا جواب دیویں۔ کہ من بعد کیوں نہیں فرمایا۔ آپ لوگ حضرت عیسیٰؑ کیلئے جو من قبل کے بیچ ہے۔ بہت لمبا عرصہ ایک حالت پر زندہ رہنا مان رہے ہیں۔ جو خلاف منشاء قرآن کریم ہے۔

۵۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا ۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیٰمۃ

ترجمہ۔ اے عیسیٰ میں تجھے طبعی موت دونگا اور میں ہی تیرا رفع کرونگا۔ اور میں ہی تجھے منکروں کے الزامات سے بری کرونگا۔ اور میں ہی تیری تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب کرونگا۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو چار وعدوں کی بشارت دی ہے۔ اول موت۔ دوم رفع۔ سوم تطہیر۔ چہارم غلبہ تابعین بر منکرین۔ آپ لوگ وعدہ نمبر سوم اور نمبر چہارم کا انکار ہرگز ہرگز نہیں کرسکتے۔ تو میں حیران ہوں کہ وعدہ نمبر اول کا کیوں انکار کرتے ہیں اور نمبر دوم کو اس صورت میں نہیں مانتے جس صورت میں عزیز حکیم نے پیش کرکے پورا کر دیا ہے۔ یہ ترتیب طبعی جسکی تصدیق قرآن کریم اور خداوند کریم کی فعلی شہادت نے کی اسکو آپ صریح جھٹلا رہے ہیں۔ ہمارے بعض کم فہم مخالف جو اس آیت کریمہ میں تقدیم تاخیر کرکے یحرفون الکلم عن مواضعہ کے خطاب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ مگر تاہم معلوم نہیں ہوتا کہ وہ آیت کریمہ (وعدہ نمبر اول) کو کہاں رکھتے ہیں۔ وہ قرآن کریم کے محکم اور مضبوط اصول ان الفاظوں کی تکذیب کرتے ہیں۔ جہاں چاہیں۔ آپ متوفیک کو رکھیں۔ انشاء اللہ آپکو لاجواب ہونا پڑیگا۔ دو لفظ اس آیت کریمہ میں مابہ النزاع ہیں یعنی متوفی۔ رفع ہر دو لفظوں کے معنے قرآن کریم سے ہی کرکے آپکو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ کوئی اور معنے آپ ہرگز ہرگز ثابت نہیں کرسکتے۔ اول میں متوفی کو لیتا ہوں و اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ اس آیت کریمہ میں لفظ نتوفینک رسول کریم ؐ کیلئے موجود ہے۔ نیز حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو وصیت کی ہے لا تموتن الا وانتم مسلمون۔ سنئے حضرت یوسف علیہ السلام بجائے تموتن کے یہ دعا مانگتے ہیں۔ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین بجائے تموتن کے توفنی فرماکر بالکل صاف کر دیا ہے اور دیکھئے توفنا مع الابرار وغیرہ آیات کثیرہ۔

توفی کی بحث پر قرآن مجید میں یہ اصل ہم پاتے ہیں۔ کہ جہاں اللہ تعالےٰ نے فاعل اور ذی روح مفعول توفی باب تفعل سے ہو جیسے توفاہ اللہ وہاں توفی کے معنے بجز قبض روح اور موت کے کچھ نہیں آتے۔ اسکی شواہد و نظائر قرآن کریم میں موجود ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ تمام قرآن مجید میں اول سے آخر تک جہاں توفی مذکورہ بالا اصل کے ماتحت آیا ہے۔ اسکے معنے قبض روح اور موت کے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اصل مذکورہ بالا کے ماتحت ہزار روپیہ کا اشتہار دیا تھا۔ کہ اگر معنی توفی کے بجز قبض روح اور موت کے کچھ اور ہوں۔ یعنی آسمان پر اٹھایا جانا۔ تو وہ قرآن مجید احادیث۔ لغات عرب سے پیش کریں۔ اور انعام حاصل کریں۔ مگر اب تک کوئی پیش نہیں کرسکا۔ ھاتو برھانکم ان کنتم صٰدقین۔ اس مقام پر متوفیک کے معنے میں تجھے وفات دونگا۔ یا قبض روح کرنے پڑینگے۔ ہاں یہ امر ظاہر ہے کہ قبض روح کی ایک صورت ناقصہ نیند میں بھی ہوتی ہے۔ مگر اس آیت میں پچھلے تین دعوے ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہ قبض روح نیند کے متعلق نہیں۔ بلکہ یہ قبض روح وہی ہے جو موت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ واقعہ ارادہ قتل بالصلیب کے جو یہود کا تھا۔ سلا دینے کا وعدہ کیا خاک تسلی بخش تھا۔ کیا سونے کی حالت میں وہ قتل بالصلیب نہیں کرسکتے تھے۔ اگر یہ اعتراض ہو کہ وہ وعدہ (متوفیک) پورا بھی ہوا ہے۔ یا نہیں تو اسکے لئے ہم حضرت عیسیٰؑ کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ سنو ارشاد ربانی ہے وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (سورہ مائدہ) اسمیں ہمیں دو باتیں ملتی ہیں۔

۱۔ عیسائیوں کا دیکھو حضرت عیسیٰؑ نے خود اقرار کیا۔ کہ تثلیث میں نے نہیں پھیلائی تھی۔

۲۔ غیر احمدیوں کا رد جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ ہیں۔ حضرت مسیح یہانپر دو زمانے فرماتے ہیں ا۔ آپ کا اپنی قوم میں شہید رہنے کا زمانہ اور وہ وفات سے پہلے تمام زمانہ پر مشتمل ہے کیونکہ اسکے بعد آپ فلما توفیتنی فرماتے ہیں۔ ذکر فلما رفعتنی الی السماء۔ دوسرا زمانہ وفات سے بعد کا۔

مسیح سے یہ سوال برزخ میں ہو چکا یا قیامت کو ہوگا۔ بہر حال یہ سوال عیسائیوں کی موجودہ شرک کی نسبت ہے کہ یہ تعلیم تو نے انکو دی ہے۔ اور مسیح کے جواب کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ میں نے انکو نہیں کہا۔ بلکہ میں اپنی موجودگی میں انکی نگرانی کرتا رہا۔ اگر انمیں یہ شرک ہوا۔ تو میرے توفی کے بعد ہوا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مسیح عیسائیوں کی اس موجودہ شرک کو اپنی توفی کے بعد اور اپنی توفی کو انکے مبتلائے شرک ہونیسے پہلے بتاتے ہیں تو اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جس شرک کو آپنے توفی کے بعد بتلایا ہے۔ وہ شرک تو اب بلکہ زمانۂ نزول قرآن مجید کیوقت بھی عیسائیوں میں موجود تھا۔ لہذا ضروری ہوا۔ کہ وہ توفی مسیح اس زمانہ بلکہ نزول قرآن کے زمانہ سے پہلے ہو گئی ہو۔ جسکو مسیح نے انکے شرک سے پہلے بیان کیا۔ اگر توفی نہیں۔ تو پھر عیسائی بھی ابھی تک مشرک نہیں ہوئے۔ حالانکہ قرآن کریم انکو مشرک بیان کرتا ہے۔ اور ہم انکے شرک کو خود مشاہدہ کرتے ہیں۔

رفع کو اب میں لیتا ہوں۔ قرآن کریم میں ہی یرفع اللہ الذین امنو امنکم۔ اللہ تعالیٰ ایماندارون کا رفع کرتا ہے۔ کیا حضرت رسول کریمؐ سے لیکر اب تک کوئی بھی ایماندار نہیں ہوا۔ اگر ہوئے۔ اور ضروری ہوئے ہیں۔ تو ایک حضرت عیسیٰؑ کیا آسمان پر ایمانداروں کا کثیر گروہ مثل حضرت عیسیٰؑ ماننا پڑیگا۔ رفعنا بعضہم درجات اور رفعناہ مکانا علیا میں آپ لوگ رفع کے معنے کیا کرتے ہیں۔ رسول کریمؐ جو دعا بین السجدتین مانگا کرتے تھے۔ اسمیں رفعنی

کا لفظ موجود ہے۔ کیا اسقدر التزام کے ساتھ جو دعا رسول کریم نے مانگی۔ آپ کے خیال کے مطابق نامنظور نہیں ہوئی تو اور کیا ہے۔ اسطرح آپ رسول کریمؐ کی بے ادبی کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں رفع الی السماء نہیں آیا۔ بلکہ رفعہ اللہ الیہ ہے۔ اور اس الیہ کے لئے تجسد العنصری ضروری نہیں۔ ہر ایک مردہ کی خبر سننے کیوقت مسلمان پڑھتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دیکھیئے ہر ایک کے لئے لفظ الیہ قرآن کریم میں ہے، اور ذاہب الی ربی کے معنوں پر غور کریں۔ کیا اللہ تبارک وتعالیٰ اس جگہہ حاضر نہیں ہے اور ضرور ہے۔ تو کیا حضرت عیسیٰؑ ہی اسجگہہ حاضر ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم انکے لئے آسمان کی شرط نہیں لگاتا۔ بلکہ الیہ فرماتا ہے۔

نوٹ۔ یہانتک خاکسار بیان کر چکا تھا۔ کہ عام لوگوں نے کہا۔ کہ آپنے کافی بیان کر دیا ہے۔ اب مولوی صاحب کو موقعہ دیں۔ اگرچہ میں نے اور آیتیں پیش کرنی چاہیں۔ مگر ان کے بہت اصرار کرنے پر بیٹھ گیا۔ تب مولویصاحب کھڑے ہوئے۔ اور بجائے میری دلائل کے جواب دینے کے یونہی کچھہ وقت کھڑے ہو کر لوگوں کو سناتے رہے۔ کہ ارسلنا ماضی کا صیغہ ہے اور صوبہ دار نے اسکے معنے نہیں کئے۔ اور اگر دفعہ مجھسے پوچھا۔ کہ ارسلنا کیا صیغہ ہے۔ میں نے کہا۔ کہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور پھر رسولاً الی بنی اسرائیل پر بیفائدہ اور خلاف مطلب کچھہ دیر باتیں کر کے وقت ضائع کرتے رہے۔ بالآخر دیندار جنگی صاحب احمدی نے کہا۔ کہ بحث تحریری ہونی چاہیئے چونکہ وقت عصر کا تنگ ہو گیا۔ لہذا دوسرا دن ظہر کیوقت تحریری بحث کیلئے تجویز ہوا۔ خاکسار ظہر کیوقت دوسرے دن مسجد میں کاغذ لیکر گیا۔ مگر مولوی صاحب بہت انتظار کرنیکے باوجود تشریف فرمانہ ہوئے۔ ہاں ایک لطیف دلیل مولویصاحب نے یہ بھی سنائی۔ کہ حضرت عیسیٰؑ

چونکہ آسمان پر ہیں۔ اور وہانپر نہ دن ہے نہ رات اسلئے زمانہ سے باہر ہیں۔ افسوس کہ مولوی صاحب نے اس دلیل کو بیان فرماتے وقت یہ بھی نہیں معلوم کیا کہ یہ دعویٰ ہے یا دلیل۔ اور یہ امر تو متنازعہ فیہ ہے۔ خاکسار تو آسمانپر مانتا نہیں۔ بلکہ حسب بیان قرآن کریم مر چکے ہیں۔ اسپر ایمان لانا ہے۔ اس آخری دلیل سے مولوی فاضل کا تبحر علمی ظاہر ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ مولویصاحب جہاں حضرت عیسیٰؑ ہیں وہاں زمانہ کیوں نہیں۔ فرمایا دن یا رات وہاں نہیں سبحان اللہ کیا عجیب دلیل ہے۔ میں نے عرض کی کہ سورج کہاں ہے۔ اول آسمان پر ہے میں نے عرض کی۔ کہ اسکا ثبوت دیجئے۔ تب مولوی غلام محمدؐ صاحب نور پوری جو مسجد میں حاضر تھے۔ فرمانے لگے۔ کہ علما تو سورج کو چوتھے آسمان پر مانتے ہیں۔ بالآخر مجمع منتشر ہو گیا۔ مولوی غلام محمدؐ صاحب سے لوگوں نے دریافت کیا۔ کہ بحث میں کون فریق غالب رہا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ صوبہ دار غلام حسین جو احمدیوں کی طرف سے تھا۔ اسکے دلائل نہایت ہی زبردست تھے۔ یہ مولوی کیا کوئی انکو توڑ نہیں سکتا۔ تب انہوں نے مرزا صاحب کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا بالکل صادق اور سچے تھے افسوس کہ مجھے زیارت نصیب نہیں ہوئی۔ لوگوں نے کہا۔ کہ آپ احمدی کیوں نہیں ہو جاتے مولوی صاحب نے کہا۔ اسطرح کے بحثوں سے سخت مشکل ہوتی ہے جیسی بحث ابھی احمدیوں سے ہوئی۔ وہ لوگ ماہر اور زبردست ہیں۔ تنازعوں کیوقت طاقت اور حوصلہ چاہیئے۔ مولوی غلام محمد صاحب نے حسن انصاف سے فیصلہ سنایا۔ آجکل کے مخالف مولوی اس طرح ہرگز ہرگز نہیں کرتے۔ بلکہ حق پر باطل کا پردہ ڈالتے ہیں۔ اکثر لوگوں کے زبانی سنا ہے۔ جو بحث کیوقت حاضر تھے۔ کہ مولوی فاضل نے حیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح کیلئے کوئی آیت پیش نہیں کی۔ حالانکہ صوبہ دار غلام حسین نے قرآن کریم سے بہت سی آیتیں پیش کی ہیں۔ عام اثر لوگوں پر اچھا پڑا۔ اور انکو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ احمدیوں کی پاس دلائل ضرور ہیں۔

غلام حسین صوبہ دار رخصتی بہوچھال کلاں جہلم

ایک اعتراض اور اس کا جواب

منکرین احمد علیہ السلام کے سامنے جب ہم پیش کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالے نے ہم کو سورہ فاتحہ میں منعم علیہ بننے کی دعا سکھلائی اور دوسری جگہ منعم علیہ لوگوں کی تفسیر صدیق۔ شہید۔ صالح اور نبی فرمائی ہے۔ گویا بالفاظ دیگر مسلمانوں کو یہ دعا بتلائی ہے۔ کہ تم صدیق بننے یا شہید بننے یا صالح بننے یا پھر نبی بننے کیلئے دعا کرتے رہا کرو۔ اور تم جانتے ہو کہ وہ دعا جو خود خدا تعالیٰ سکھلائے وہ کبھی رد نہیں ہو سکتی۔ اور اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ آجتک امت محمدیہ میں صدیق شہید صالح ہوتے رہے ہیں۔ اور اب موجودہ زمانہ میں ایک نبی بھی پیدا ہوا ہے۔ اور اگر امت محمدیہ کا کوئی فرد بھی نبی نہ بنے تو گویا نتیجہ نکلیگا۔ کہ منعم علیہ بننے کی جو دعا کی گئی تھی وہ رد ہو گئی (نعوذ باللہ) پس جب مسلّم ہے۔ کہ کم از کم اس دعا کا ایک حصہ ضرور پورا ہو گیا ہے۔ تو پھر دوسرے حصہ کا پورا نہ ہونا اگر ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ جبکہ خود اللہ تعالےٰ یہ دعا سکھلاوے تو کیوں قبول نہ فرمائے۔

اعتراض اس پر ہمارے دوست یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کچھ کمی چھوڑ دی تھی جو وہ نبی نہ ہوئے اور آج چودہ سو سال کے بعد ایک آدمی نبی ہو جاوے اور کیا نعوذ باللہ ان بزرگان ملت کی دعائیں رد ہو گئیں جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا عاشق خدا و رسول نبی نہ ہوا۔ تو مرزا صاحب کیونکر نبی ہو سکتے ہیں۔ اس میں کیا بھید تھا۔ جو آجتک امت محمدیہ کی یہ دعا قبول نہ ہوئی اور کوئی بھی اس لائق نہ ٹھیرا کہ اسکو نبی کے نام سے موسوم کیا جاوے۔ اور پھر آج ایک شخص نبی بنجاوے۔ یہ کیونکر ممکن ہے۔ اور کہاں تک قابل تسلیم ہے۔

جواب اول تو جو یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام نبی نہیں۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب بھی نبی نہیں۔ بالکل غلط استدلال ہے۔ کیونکہ پھر یہ ماننا پڑیگا۔ کہ چونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مطابق حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ مجدد نہ تھے۔ اس لئے اب امت محمدیہ میں کوئی مجدد بھی نہیں ہو سکتا۔

اور اسی طرح پھر یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ چونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لا مہدی الا عیسیٰ کے مصداق نہیں اس لئے اب کوئی عیسےٰ اور مہدی بھی نہیں آئیگا۔

الغرض اس اصول کو تسلیم کرنے سے ماننا پڑیگا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے پاس جتنے عہدے تھے وہ تو اس نے پہلوں کو دیدئے ہیں۔ اس لئے اگر اب کوئی جد و جہد بھی کرے تو وہ بھی درگاہ باری تعالےٰ سے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ (نعوذ باللہ)

حقیقی جواب سنئے چونکہ نبوت و رسالت ایک انعام ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے قرب کی علامت ہے اور انعام اگر موقعہ پر ہو تو وہ نعمت ہوتا ہے اور اگر بے موقعہ ہو تو وہی انعام زحمت بن جاتا ہے۔ جیسے بارش انعام ہے۔ لیکن اگر بے موقعہ ہو تو وہی تکلیف اور مصیبت بن جاتی ہے۔ اور چونکہ نبوت و رسالت اور حکومت سلطنت جیسے بنی اسرائیل پر انعام ہوئے تھے اس طرح امت محمدیہ پر بھی ہونے تھے۔

اور ابتداء اسلام میں آنحضرت صلعم کی روحانیت کیوجہ سے کسی دوسرے نبی کی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی منکرین نے وہ پہلو اختیار کیا تھا۔ جو نبی کا مقتضی ہو۔ بلکہ مسلمانوں کو ہر طرح کے ظلم و ستم کا نشانہ بنا رکھا تھا۔ جیسے اذن للذین یقٰتلون والی آیت سے واضح ہوتا ہے۔ اس لئے صرف اس ظلم و ستم کے انسداد کی ضرورت تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس وقت امت محمدیہ کو اس انعام کا وارث بنایا۔ جو اس وقت کے مناسب و لائق تھا۔

اور اب چونکہ کفار نے تلوار کو چھوڑ کر زبان سے اسلام کو نیست و نابود کرنا چاہا۔ اس لئے اس دوسرے انعام کی ضرورت پیش آئی۔ تاکہ وہ ان حملوں کا دفعیہ کرے۔ اور مسلمانوں کے عقائد۔ اعمال۔ اخلاق کو درست کرے اور ان کو باخدا انسان بناوے۔

سو وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہو چکے ہیں۔

فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر وانا اعتدنا للظالمین نارا احاط بھا سرادقھا۔

الراقم

اللہ دتا۔ جالندھری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

شمالی چکر۔ امرتسری اخبار الناس کا مباہلہ سے فرار فیصلہ خدائی سے انکار اور بالآخر بیحیائی کا جامہ پہنکر مباہلہ کا اقرار جو ثناء اللہ کی پریشانی اور کذب بیانی اور نادانی کا پورا اظہار ہے۔ قیمت فی نسخہ ۲؍ ۔ مینجر فاروق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیانی تفنگ بر واتوی ملنگ

اے قادیان سے قطع تعلق کرنے والو۔ تم بیمار تھے تمہارے لئے خدا نے ایک ڈاکٹر مہیا فرمایا۔ جس نے تمہیں اعلیٰ سے اعلیٰ دوائیں دیں اور تمہاری روحانیت نے شفا پائی لیکن تم نے کچھ افاقہ کے بعد بدپرہیزی کرلی اور طرح طرح کی تکالیف و مشقت اٹھانے کے بعد پھر دنیا کی طرف جھک گئے۔ اور حضرت اقدس جو تمہارے لئے نور ہدایت لائے اور تمہارے لئے رحمت ہو کر آئے تم نے انکی کچھ عزت نہ کی کیونکہ تم نے آپ کے فیصلہ کا انکار کیا۔ چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں "جو خدا کے مامور اور مرسل کی پوری اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا اور وہ جو خدا کے مامور و مرسل کی بات کو بغیر غور نہیں کرتا۔ اور انکی تحریر کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے" (نزول المسیح صفحہ)

تمہاری روحانی حالت اب یہاں تک گر گئی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے ہی برخلاف آواز بلند کردی۔ اور آپ کے اقوال کو رد کرنے لگ گئے جیسا کہ چند دن ہوئے پیغام میں ایک مضمون یامین واتوی کا شائع ہوا جس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ تم کہاں سے کہاں تک پہونچ گئے۔ اور اس مضمون میں حضرت اقدس کے معنوں کے خلاف (یعنی جو معنی آپ نے آیت خاتم النبیین کے کئے ہیں) معانی کرنے کے علاوہ جس تہذیب سے کام لیا گیا ہے وہ بھی اہل دانش سے مخفی نہیں۔ کیا ایسی تہذیب اور اخلاق والے لوگ احمدی کہلا سکتے ہیں۔ کلا

یامین نے سارے مضمون میں اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ خاتم النبین کے معنے نبیوں کا ختم کرنیوالا ثابت ہو جائیں۔ اور اپنے مضمون کی تصدیق کے بارے میں اس نے دو باتیں پیش کی ہیں کہ جن سے بزعم اسکے خاتم کے معنی ختم کرنے والا ثابت ہوں (ا) ایک یہ کہ اس آیت میں لکن۔ استدراک کیلئے نہیں بلکہ تاکید کے لئے ہے (ب) دوسرے یہ کہ خاتم کے معنی ختم کرنیوالا کے ہیں کیونکہ اسکی دوسری قرأت خاتِم کسرہ کیساتھ ہے۔

بیشتر اسکے کہ میں ان معنوں کی تردید حضرت اقدس کے معنوں سے کروں۔ از روئے علم نحو (جس سے ملاں یامین صاحب کو مس بھی نہیں۔ چنانچہ وہی غیر احمدیوں والے سوال جو زمانہ احمدیت میں اسنے شاید سنے ہونگے نقل کردئے ہیں) ثابت کرتا ہوں کہ یہاں پر جو لفظ لکن آیا ہے استدراک کے ہی لئے ہے تاکید کیلئے ہرگز نہیں۔ جیسا کہ تفسیر روح المعانی میں بھی لکھا ہے کہ لکن استدراک کیلئے آتا ہے (روح المعانی جلد ۷ بحث لکن رسول الله)

ولکن رسول الله استدراک من کونه علیه الصلوٰة والسلام ابا احد من رجالهم علی وجه یقتضی حرمة المصاهرة ونحوها الی اثبات کونه صلی الله تعالی علیه وسلم ابا لکل واحد من الامة .... وحاصله انه استدراک من نفی الابوة الحقیقیة الشرعیة التی یترتب علیها حرمة المصاهرة "

دیکھیے ایک مفسر جو علوم الٰہیہ میں ماہر شخص ہے اس نے لکن کو یہاں استدراک کیلئے مانا ہے۔ اگر آپ نہ مانیں تو آپ ہی کسی مسلم قاعدہ سے جو آپ نے لغت کا حوالہ دیا اسی سے آیت میں لکن استدراک کیلئے ثابت ہوجاتا ہے۔ آپ نے خود یہ مانا ہے اور اسکی تائید میں حوالہ بھی دیا ہے کہ اگر لکن کے پہلے جو کلام ہو اس میں اور اسکی مابعد کے کلام میں تناقض پایا جائے تو اسکے معنے استدراک کے ہوتے ہیں پس اس آیت میں اگر مذکورہ بات پائی جائے تو یہ بات حل ہو جائیگی۔

ثبوت تناقض

اس آیت میں تناقض اس طرح پر ثابت ہوتا ہے کہ اسی سورۃ کے ابتدا میں نبی کی بیویوں کو مومنوں کی مائیں کہا ہے۔ پس جب نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہوئیں تو نبی بالضرورت مومنوں کا باپ ثابت ہوا لیکن آگے چلکر اسی بات کی نفی کردی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے رجال مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں تو معاً انکو یہ شبہ پڑتا تھا کہ پہلے فرمایا کہ نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہوتی ہیں اور اب نبی کے اب (باپ) ہونے سے انکار فرمایا تو گویا نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں نہ رہیں تو اس شبہ کے دور کرنیکے واسطے لکن کا لفظ لایا گیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلعم نبی ہونیکے لحاظ سے مومنوں کے اب ہیں اور اس سے بڑھکر یہ کہ آپ تمام نبیوں کے بھی اب ہیں (یعنی تمام گذشتہ انبیاء کی صداقت کا نشان اور آئندہ انبیاء آپ ہی کے فیض سے نبوۃ حاصل کرسکتے ہیں پس جب اسمیں تناقض ثابت ہو گیا تو آپ کا اعتراض بھی باطل ٹھیرا۔

دونوں قرأتیں صحیح ہیں لیکن جناب کی فہم کا قصور

جناب کا یہ اعتراض کہ دوسری قرأت کے رو سے احمدیوں کے معنی غلط ٹھیرتے ہیں بالکل غلط ہے۔

سنئے

ملاں صاحب یہ قاعدہ ہے کہ فعل ثلاثی مجرد اسم فاعل کا صیغہ فاعِل کے وزن پر آتا ہے۔ پس ختم سے جو فعل ثلاثی مجرد ہے (جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہر کئے ہیں - لقوله تعالے "ختم الله على قلوبهم" اللہ تعالےٰ نے دلوں پر مہر کر دی" ختم کے وزن پر آیا" جسکے معنے مہر کرنیوالا کے ہو نگے - پس اس قاعدہ کی رو سے ہی آپ کا استدلال غلط ٹھیرا -

اس کے بعد میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دو حوالے پیش کرتا ہوں جس سے صاف ظاہر ہے کہ ملاں یا میں نے کسقدر مسیح موعود علیہ السلام سے دوری اختیار کرلی ہے - حضرت اقدس ایک غلطی کے ازالہ میں خاتم النبیین والی آیت کی تفسیر یوں فرماتے ہیں " ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین اسکے یہ معنے ہیں کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولکن هو اب لرجال الآخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ - یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے صرف یہ معنے ہیں کہ بغیر آپکی وساطت کے اللہ کے فیوض تک انسان نہیں پہنچ سکتا اسی طرح حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷-۲۸ پر حضرت اقدس یوں تحریر فرماتے ہیں " قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اسکو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئیندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملیگا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اسکی مہر کے کوئی فیض کسیکو نہیں پہنچ سکتا - اور اسکی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا - اور بجز اسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جسکی مہر سے ایسی نبوۃ بھی مل سکتی ہے جسکے لئے امتی ہونا لازمی ہے اور اسکی ہمت اور ہمدردی نے اسکو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا - اور انپر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا - ہاں اپنی رسالت کا نشان قائم رکھنے کیلئے یہ چاہا - کہ فیض وحی آپ کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھیرایا" حضرت اقدس کے ان عبارتوں سے آپ نے معلوم کر لیا ہوگا - کہ لکن اس آیت میں استدراک ہی کیلئے ہے اور خاتم کے معنے مہر کرنیوالے کے ہیں اور اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آئیندہ کسی قسم کے نبی بھی نہیں آئینگے - بلکہ یہ مطلب ہے کہ آئیندہ نبی آپ کے امتیوں ہی سے ہوا کرینگے -

(عبد الاحد داتوی)

"پیغامی پارٹی خصوصاً غور کرے"

حدیث شریف عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منهم من اتی امہٗ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذالک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلهم فی النار الا ملۃً واحدۃً قالوا من هی یارسول الله قال ما انا علیہ واصحابی رواہ ترمذی -

ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ میری امت پر بھی بنی اسرائیل والا زمانہ آئیگا یہانتک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی والدہ سے زنا کیا ہوگا تو ضرور میری امت میں سے بھی کوئی شخص اپنی والدہ سے زنا کریگا اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں منقسم ہوئے تھے - اور لیکن میری امت تہتر فرقوں میں متفرق ہوگی اور وہ سب جہنم میں جائینگے - سوائے ایک فرقہ کے - صحابہ کرام نے پوچھا وہ کونسا گروہ ہے آپ نے فرمایا کہ جنکا عمل میری اور میرے صحابہ کی روش پر ہوگا

استدلال جب نبی کریم صلعم نے فرمایا - کہ میری امت کے تہتر فرقوں میں سے صرف ایک ہی ناجی ہوگا - اور اسکی علامت آپ نے یہ بتائی ہے کہ ما انا علیہ واصحابی کہ وہ اس طریقے پر عامل ہونگے جو میرا اور میرے صحابہ کا رستہ ہے - پس ما انا علیہ کا لفظ بتا رہا ہے کہ انمیں کوئی ایسا شخص آئیگا - جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ہوگا - جیسا کہ آیت واخرین منهم لما یلحقوا بهم سے مستنبط ہوتا ہے - اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں " اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آیت واخرین منهم میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھیرتے اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے" ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۹ پھر فرماتے ہیں " اور ظاہر ہے - کہ یہ کام یعنے عیسائیوں کا مقابلہ کرنا یہ اصل خدمت مسیح موعود کی ہے - پس اگر رجل فارسی مسیح موعود نہیں تو کیوں مسیح موعود کا منصبی کام رجل فارسی کے سپرد کیا گیا - اسی سے ثابت ہے کہ رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں - جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے واخرین منهم لما یلحقوا بهم یعنی آنحضرت کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے - جو ابھی ظاہر نہیں ہوا یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں - جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اسکے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائینگے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷ پھر فرماتے ہیں۔ خدا کے کلام میں یہ امر قرار یافتہ تھا کہ دوسرا حصہ اس امت کا وہ ہوگا جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی۔ اس لئے خدا تعالے نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کرکے بیان کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ واخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی امت محمدیہ میں سے ایک اور فرقہ بھی ہے۔ جو بعد میں آخری زمانہ میں آنے والے ہیں۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ اس آیت کے نزول کیوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کی پشت پر مارا اور فرمایا لوکان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من فارس اور میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالے نے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے وہی حدیث بطور وحی میرے پر نازل کی اور وحی کی رو سے مجھ سے پہلے اس کا کوئی مصداق معین نہ تھا۔ اور خدا کی وحی نے مجھے معین کردیا الحمدللہ"

حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۳۰۱

پس اب ضروری ہے۔ کہ ہم اس فرقہ ناجیہ میں شامل ہونے کیلئے اس راہ کو اختیار کریں۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک تھا۔

خلافت اور صحابہ کرام اب ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا خیال درباره خلافت دیکھتے ہیں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیغامی دوستوں کا رویہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بالکل خلاف چل رہا ہے صحابہ کرام خلافت کے احکام کو سر و آنکھوں پر دھرتے تھے اور خلافت کی نافرمانی کو رسول و خدا کی معصیت خیال کرتے تھے۔ اور خلافت کے ماتحت اپنے کاروبار کا انحصار سمجھتے تھے نہ کہ ہمارے پیغامی دوستوں کی طرح خلافت کے ہی منکر ہو بیٹھے اور مدینۃ المسیح کو چھوڑ کر لاہور کو اپنا دار المقام بنا بیٹھے اور شتر بے مہار کیطرح اپنی مرضی کے موافق کاروبار کرنے لگ گئے۔

نتیجہ جب پیغامی اصحاب کا طرز عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز و طریقہ کے مخالف ہے۔ تو پھر کیونکر پیغامی اصحاب باوجود مدعی احمدیت فرقہ ناجیہ کے ممبر بن سکتے ہیں۔ پس آپ لوگوں کے لئے اس کے سوا کوئی راہ دخول جنت کے لئے نہیں کہ خلافت کے آگے سر تسلیم خم کردیں۔ والسلام

الراقم
اللہ دتا جالندھری

اخلاقِ فاضلہ

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں۔ جس سے وہ شخص خود اپنے نفس میں سکھ پاتا ہے۔ اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔ مثلاً اگر وہ کسی کی نعمت دیکھکر حسد نہیں کرتا۔ تو وہ اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے۔ جو کہ حاسد کے دل کو ہوتی ہے۔ اگر کوئی دوسرے کو کوئی چیز دیتا ہے تو یہ طمع نہیں کرتا۔ تو اس عذاب سے بچا رہتا ہے جو کہ طمع کرنے سے ہوتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ اخلاق فاضلہ حاصل کرتے ہیں۔ وہ جزع۔ فزع۔ شہوت اور غضب کے تمام دکھوں اور آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ ذاتی سکھ کے ذرائع اخلاق فاضلہ ہیں۔ یہ بھی ایک فضل کی قسم ہے جو کہ انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اس سے وہ نتائج مرتب نہیں ہوتے جو اکٹھا ہونے سے ہوتے ہیں۔ یاد رکھو کہ الہی فضل کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ایسے ہی وہ فضل نہیں ہوتا۔ جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اسکی مثال دنیا میں موجود ہے۔ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں۔ جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے۔ تو وہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ دونوں نہ ملیں۔ اور ان تمام آداب کو بجا نہ لاویں۔ جو کہ حصول اولاد کے لئے ضروری ہیں۔ اسیطرح جو ایک بھاری جماعت پر فضل الہی ہوتا ہے۔ وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہوسکتا۔ ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہوگا۔ کہ اسے ماما ئیں۔ خدمتگار۔ اور سونے۔ کھانے۔ پینے۔ نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرے اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا کرنیکی طاقت ہو۔

ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ۔ تو بادشاہ اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کرسکتے ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہو اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانیکی کوشش میں نہ لگا رہیگا۔ تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کرسکوگے جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے۔ والف بین قلوبھم۔ لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم انہ عزیز حکیم۔ میں اسکی طرف اشارہ ہے۔ وحدت کی روح جو کہ صحابہ کرام میں پیدا ہوگئی تھی۔ اسکو خدا تعالے نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے۔ اس وحدت کے پیدا ہونے کیلئے چاہیئے کہ آپس میں صبر اور تحمل اور برداشت ہو۔ اگر یہ نہ ہوگا اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھوگے تو اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ آپس کی پھوٹ ہوگا۔ اسی وحدت کی بنیاد کیلئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصٰبرین پارہ ۱۰ رکوع ۶ یعنی اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور ان کی اطاعت اسی حال میں کر سکو گے جبکہ تم میں تنازع نہ ہو اگر تنازعات ہونگے۔ تو یاد رکھو کہ قوت کی بجائے تم میں بزدلی پیدا ہوگی۔ اور جو تمہاری ہوا بندھی ہوئی ہوگی وہ نکل جائیگی۔ یہ بات تم کو صبر اور تحمل سے حاصل ہو سکتی ہے۔ انکو اپنے اندر پیدا کرو۔ تب خدا تعالےٰ کی معیت تمہارے شامل حال ہوکر وحدت کی روح پھونکے گی۔ پس اگر تم کوئی طاقت اپنے اندر پیدا کرنی چاہتے ہو اور مخلوق کو اپنا ماتحت رکھنا چاہتے ہو۔ تو صبر اور تحمل سے کام لو اور تفرقہ مت کرو۔ اگر چشم پوشی سے باہم کام لیا جائے۔ تو بہت کم نوبت فساد کی آتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ لوگ جسمانی بیماریوں کیلئے علاج اور دوا تلاش کرتے ہیں۔ لیکن روح کی بیماریوں کا فکر تک بھی نہیں ہے۔ اسوقت مسلمانوں کی حالت کی مثال ایک شخص نے اندھے کی سی ہے۔ کہ اس سے اگر بینائی کی خوبی اور لذت دریافت کیجائے۔ تو وہ چونکہ اسے جانتا ہی نہیں ہے۔ اسی لئے اس کے آگے بینائی کی قدر بھی نہیں۔ کیونکہ اس نے اسکی لذت کو دیکھا نہیں۔ پس اسوقت کے موجودہ مسلمان بھی اس بات کی خوبی کو جو کہ قومی اتحاد اور وحدت سے پیدا ہوتی ہے نہیں پہچانتے اس کی وجہ یہ ہے کہ سلطنت ان کے ہاتھ سے جا چکی ہے اور اسی لئے انہیں اسطرف توجہ بھی نہیں کہ دوسرے کو اپنے ماتحت کسطرح کیا کرتے ہیں۔ پس اے دوستو آپس میں اتفاق اور محبت پیدا کرو۔ اور دعا کرو کہ خدا تعالےٰ تمہاری ربوبیت یعنی پرورش کرے۔ تم کو مظفر ومنصور کرے۔ تاکہ تم آئندہ آنیوالی نسلوں کے لئے نیک نمونہ بن سکو۔ آپس میں خوش معاملگی اور احسن سلوک برتو۔ رنج۔ بخل۔ حسد۔ کینہ سے بچو کہ خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق جو اس نے اپنے مرسل کی جماعت سے کیا کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا پورا ہو کر رہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ

محمد یعقوب مدرسہ احمدیہ قادیان دارالامان

اصحاب الاخدود لاہور

سیدنا حضرت خاتم الاولیا وجری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت احمد علیہ السلام نے اپنی زبان وحی ترجمان سے کتنا ہی عرصہ قبل کیا خوب بطور پیشگوئی فرمایا تھا۔

گڑھے میں جتنے دشمن تھے اتارے
ہمارے کر دئے اونچے منارے

اور خدا کی شان حضرت نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول کے عہد میمنت مہد میں کہاں کسی کے وہم وگمان میں آتا تھا۔ کہ لاہور شہر سے باہر اسلامیہ کالج کے بالمقابل کیلیاں والی سڑک کے کنارے کے گڑھے دشمنان مسیح موعود کا مرکز بنیگا۔ اور سال بسال جتنے دشمن ہونگے وہاں جاکر اتر بیٹھینگے۔ اور کسی مبارک وجود کے دوران خلافت میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک سے سنگ بنیاد نہادہ منارۃ المسیح سر بفلک ہوکر اونچا ہوگا۔

آخر وہ عہد مبارک آیا۔ حضرت محمود احمد رضی اللہ عنہ نے تاج خلافت اپنی فرق مبارک پر رکھا۔ اور اسکے عہد سعادت مہد میں پہلے اس پیشگوئی کے مصرع اول کے بموجب جتنے خفیہ دشمنان حضرت مسیح موعود تھے ظاہر ہوگئے۔ اور لاہور کے گڑھے میں جا اترے۔ اور دوسرے مصرع۔ کے بموجب مسجد اقصیٰ کا منارۃ المسیح تکمیل کو پہنچکر اونچا ہوگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

عربی زبان میں بالعموم اور وحی قرآن کریم میں بالخصوص گڑھے والوں کو اصحاب الاخدود کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ سو ہم نے اس گروہ کا نام اسی وجہ سے اصحاب الاخدود رکھا ہے کہ کلام اللہ میں آیا ہے سورۃ البروج اسی فتنہ گر قوم کی پیشگوئی ہے۔ اور اسکے [illegible] پر خود حضرت خلیفۃ المسیح نور الدین اعظم نے یہ سورۃ منطبق کی ہے۔ اور یہی سورۃ ایک دن صبح کی نماز میں سنا کر بعد از نماز ان کے سرغنوں سے بیعت لی۔

اسی سورۃ سے یہ امر ثابت ہے کہ یہ گروہ نہایت مفسد اور شریر ہوگا۔ اور ایسی گروہ کو جو مومن کے مبارک خطاب کے مستحق ہیں آتش فتنہ میں مبتلا کیا کرینگے۔ اور ایک گڑھے میں سب جمع ہوکر آتش فتنہ جلایا کرینگے۔ اور اس آگ کے بھڑکانے کے واسطے ایندھن مہیا کیا کرینگے اور مومنوں کے خلاف انکا مجمع اسی گڑھے میں ہوا کریگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ قتل اصحاب الاخدود یعنی تباہ ہوں یہ گڑھے والے

اور جناب مولوی محمد علی صاحب مترجم ترجمۃ القرآن انگریزی کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ جو گڑھے میں ہیں بہت مخلص ہیں۔ مگر ہمکو جناب امیر المنکرین سے باوجود اختلاف کے ضرور اتفاق ہے

اسی اصحاب اخدود کا ایک پرچہ اخبار پیغام لاہور ہے۔ جو صلح کے نام سے شر اور فساد پھیلاتا ہے۔ اور جس کے خبیثانہ پالیسی کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح اول جو اس گروہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نزدیک گویا خود حضرت مسیح موعود کا مبارک وجود اور امام مہدی تھا - پیغام جنگ کا خطاب حاصل کر چکا ہے -

اس گروہ کے ہر فرد کا جو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا امیر ہو یا مامور کذب - بہتان و افترا - اور تکذیب حق پیشہ ہے - یہ گروہ اس صفت کے لحاظ سے ایسا ہی ہے - کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان میں چھوٹا مفتری اور کذاب کون ہے اور بڑا کون ہے - گویا اس لحاظ کے سب باشندے بادان اگر کے ہیں -

ہمارے خلاف بہتان باندھنا اور حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان اور اہلبیتؓ پر مفتریات گھڑنا - اور رات دن اشاعت کذب حضرت محمود احمد کے خلاف کرنا - گویا اس عہد کے ایفا میں ہے جو ان سے انکے لیڈر لے چکے ہیں - انکے امیر کا فرض اولی ہے - ایسے کام لیڈران کا عہد ہے کہ قادیان سے شائع شدہ ہر صداقت یا ہر خبر پر ضرور نکتہ چیں ہونگے اور سیدھی بات کو الٹے معنے پہنا کر مخلوق تک پہنچائینگے -

چنانچہ کچھ عرصہ کی بات ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فنانشل سیکرٹری صاحب نے جماعت احمدیہ سے اخراجات اور بیش از بیش بڑھتی ضروریات کو مدنظر رکھکر خدام حضرت مسیح موعود سے اپیل کی کہ چندوں میں سستی نہوں بلکہ اسباق فی الخیرات کریں کیونکہ خزانہ کے فنڈ خرچ ہو چکے ہیں - ایڈیٹر پیغام کا نام فرجام ایڈیٹر جو ان زمانہ میں تیر اصحاب بنکر دخل در معقولات دیتا ہوا اس مکھی کیطرح جو گندہ کہاتے میں آلودہ ہے - میدان قرطاس میں آدھمکے اور حسب عادت قدیمہ اپنی خو سے لاچار ہو کر اس رافضی گروہ کے ایڈیٹر نے کچھ مغض گوئی کردی - اور کچھ الکھڑ بازی کی - جو کچھ تھوڑا سا ذکر بطور خلاصہ ایک کاغذ کے پرچہ پر تحریر کر کے بذریعہ اخبار الحکم انکو ایسا کہلایا کہ اسکے وہ فیض کشائی کرے جسکم دست صفحات اخبار پیغام لاہور مورخہ ۲۵ جولائی

نہیں نکلے اور اسکا سبب گند خارج ہو گیا - اور اسقدر بدبو پھوڑی گئی کہ نتھیا گلی جیسے ضلع ہزارہ پر فضا پہاڑ پر جہاں لطیف ہوا ہوا کرتی ہے - میدان پنجاب سے آمدہ ہوا نے اس بدبو کو ہمارا دماغ پریشان کر دیا -

اس پہلے مانس سے کوئی پوچھے کہ تمہارے امیر کی روحانیت نے تمکو یہی فیض بخشا ہے - کہ خلفاء حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں روافض کیطرح گستاخیاں کرنا اور اہلبیت نبوی کی شان میں خوارج کیطرح نکتہ چیں ہونا ازلی شقاوت سے نصیب ہوا -

کاش تمکو تمہارے والدہ نہ جنتی کہ اس پاک خاندان کی مخالفت اور نکتہ چینی کی باعث اب تم خدا تعالی کے حضور رحیم اور حضرت مسیح موعود کے سامنے روسیاہ ہو کر حاضر ہوتے -

تم اگر ہمکو چیلنج دیتے ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے لاکھوں کی زمین خرید لی ہے اور یہ کہ تم ثابت کر سکتے ہو - ہم کہتے ہیں کہ اونا مرد تمہارا چیلنج منظور ہے آؤ اور میدان میں نکلو اور لاکھوں کی زمین خریدہ ثابت کرو - ہم کہتے ہیں اسبات کو تم ثابت کر سکتے ہو اور نہ تمہارے جناب محمد علی ایم اے وکیل لاہور اور نہ جناب خواجہ کمال الدین بی اے پلیڈر لاہور -

اگر ہمت ہے تو لاکھوں کی زمین خریدہ ثابت کرو ورنہ ڈوب کے مرجاؤ - اگرچہ ہم یقین اور وثوق سے جانتے ہیں کہ تم کاذبوں اور مفتریوں کے گروہ ہو اور لاکھوں کی زمین خریدہ تم ہرگز ثابت نہیں کر سکتے - مگر جبکہ تم مدعی بنے ہو اور دعوی کیا ہے ثابت کرنا اب تمہارا کام ہے -

ندارد کسی باتو ناگفتہ کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

تمہارا دوسرا فرض ہے کہ تم یہ بھی ثابت کرو - کہ چندوں کے جسقدر روپیہ آتے ہیں اس سے آپکی فرضی زمین خریدی گئی ہے - اور یہی وجہ ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مدات میں روپیہ باقی نہ رہا -

آپ کا تیسرا فرض ہے کہ تم سرکاری سندات لاکھوں روپے کے خریدہ زمین کو اپنے پیش کرو - ہماری تین مطالبات تمہارے چیلنج کے جواب میں ہیں اب ثابت کرنا تمہارا فرض ہے اگر حسب عادت قدیمہ تمنے بات کو دوسرے امور کیطرف ٹال دیا اور اصل مطالبات کو پیش اور ثابت نہ کر سکے تو مضمون میں جھوٹ اور بہتان سے ثابت ہو جائیگا کہ تم لعنتی گروہ کے نمائندہ تم ہی ہو -

آپ کہتے ہیں کو اس جلباب جفا کے تنور کا نہ کہنا ہی تمہارے لئے اچھا ہے - ورنہ ہمیں بھی ابھی انکے امیر کو مجبور کرنا پڑیگا - ہم کہتے ہیں کہ وہ حضرت امیر جسکو تم مامور ہو کر مجبور کر سکتے ہو وہ امیر ہے یا نہیں ہے - اور اگر امیر ہے تو کس بات کا - اور کیا امیر کے لفظ کے یہی معنے ہیں - اور امیر کی شان ہے - ایک مامور کے ہاتھ کی کٹ پتلی ہو اگر آپ کا امیر اس پوزیشن کا ہے تو امیر ہونا معلوم

ہم ان لیڈروں کے نعروں سے کبھی نہ ڈرے جو ہمارے ۱۰۰ اراں اقامت - بمقام نتھیا گلی کے نیچے گذرتے اور کھڈ وغیرہ انکی اندھیری میں روزمرہ آکر جاتے ہیں - تو تمہارے جیسے شغال صفت گروہ کے چیلنج کے نعروں سے بھلا کب ہم ڈرنے والے ہیں - آپکو معلوم نہیں کہ مومن بزدل نہیں ہوتا - اور نہ شیر دل معین ہوتا ہے -

یاد رہے کہ اپنا لاکھوں کا لفظ نہ بھولنا - اور کم از کم تین نہیں دو لاکھ ہی کی خریدی ہوئی زمین ثابت کرنا ورنہ بھولنا مت -

جس طرز اور زبان سے جواب تحریر کو کر دیا ہے وہ یاد گی - تمکو جمالی اور جلالی دونوں قسم تحریر آتی ہے - اگر محمد حضرۃ احمد علیہ السلام کو دیکھا ہے تو ساتھ ہی حضرت عبدالکریم یا الکوٹی کو بھی زیارت کی ہے -
جواب دیتے ہوئے اصل مطالبات کو ہرگز نہ بھولنا

قاضی محمد یوسف احمدی نتھیا گلی ضلع ہزارہ

اللہ ہی شافی ہے

مندرجہ ذیل ادویہ کو پوری تجربہ کے بعد نہایت مفید پایا ہے۔ چنانچہ اسکے استعمال سے نوے فیصدی مریض بالکل صحتیاب ہوئے ہیں اسلئے یہ رعایت رکھدی ہے کہ اگر کسی شخص کو فائدہ نہ ہو حلفیہ بیان کرکے اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے۔ حلف جسطرح ہم لکھیں اٹھانی ہوگی مریض کو اپنے پورے حالات لکھنے پر دوائی ارسال ہوگی۔ بغیر تشخیص مرض دوا نہ بھیجی جائیگی۔

سفوف دافع جریان سیلان منی مرد و عورتوں کیلئے فی تولہ ۴؍

گولیاں دافع احتباس یعنی جن عورتوں کو ماہواری ایام کم آتے ہوں یا بالکل بند ہوں یا سخت درد سے ہوتی ہوں یا مدت معینہ سے کم و بیش دنوں میں آتا ہو۔ فی گولی ۲؍

گولیاں دافع استحاضہ جن عورتوں کو ماہواری خون کثرت سے آتا ہو۔ یا معینہ میں دو تین بار آتا ہو جسکی وجہ سے کمزور ہوگئی ہو فی گولی ۲؍

مقدار دوا۔ ہر ایک مریض کو آٹھ خوراک سے لیکر تین خوراک تک بیماری کی کمی بیشی پر دوائی کھانی پڑتی ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

پتہ۔ مولوی نظام الدین مبلغ۔ قادیان ضلع گورداسپور

نفیس کمبل

کمبل سیل کا تیار شدہ نصف اون و نصف جوٹ نہایت ہی گھنا بنا ہوا۔ طول ۹۶ عرض ۸۴ انچ قیمت تین روپیہ آٹھ آنے سے ملیگا۔ محصول و پیکنگ کا خرچہ بذمہ خریدار جن احباب کو ضرورت ہو آرڈر روانہ فرماویں قیمت پیشگی نمونہ وی پی سے روانہ کرونگا۔

پتہ
سید عبد الکریم کو نرجینٹ نمبر ۳۰ سراج بلڈنگ روم نمبر ۲۱
کلکتہ

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) **شربت فولاد**۔ جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اعضا رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے فی بوتل عہ سے

(۲) **شربت دافع قبض**۔ قبض کو رفع کرتا ہے اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہو جاتی ہے کسی قسم کا پرہیز نہیں قیمت فی بوتل عہ

(۳) **چٹنی** نہایت خوش ذائقہ ہے غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر ایک روپیہ عہ

(۴) **بخار کی گولیاں**۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کر کے خون کو صاف کرتی ہیں۔ اور قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فی درجن ۴؍

(۵) **حب قبض کشا**۔ ہر قسم کی قبض کو دفع کرتی ہیں۔ اور بھوک لگاتی ہیں۔ فی درجن ۴؍

(۶) علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جن کے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے کرتے گذر گئی اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج شروع کر دیں تو انشاء اللہ ادس قادر مطلق کے حکم سے اور حضرت مسیح موعودؑ کے صدقہ سے ادنکے گھر اولاد ہوگی۔ مفصل حالات لکھکر بھیجدیں ادنکا علاج کیا جائیگا اور کامیابی خدا کے فضل و رحم سے ضرور ہوگی۔ خدا کی ذات سے ناامید ہونا مومن کی شان نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے۔ ہر دو ادویات کو مفید پاکر ارشاد کیا ہے کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجتمند احباب ضرور استعمال کریں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں جنکی تفصیل مفصلہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔ ادویات مندرجہ بالا سریع التاثیر اور مفید تر ہیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم نور احمد احمدی ایجنٹ کوتاجنہ بیٹھیہ۔ اکولا۔ برار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا تیار کیا ہوا

سرمہ ممیرا اور سرمہ سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار روپیہ کماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامۃ نے اسکے متعلق فرمایا "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل۔ ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض کیلئے مفید ہے قیمت سرمہ اول فی تولہ عہ اصلی ممیرا کی قیمت فی تولہ للعہ یہ سرمہ جنکی آنکھیں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید ہے اور مجرب ہے۔ مقوی بصر ہے خصوصاً طلبا کیلئے

سرمہ سلاجیت۔ محیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت فاد بلغم۔ و قاتل کرم شکم بغفلت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود بہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول فی تولہ عہ

المشتہر

احمد نور کابلی۔ تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر ایم قاسم علی نے فاروق منزل سے شائع کیا۔